روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 28/اگست 2012ء 9شوال 1433 ہجری 28ظہور 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 199

برگزیدہ بندگانِ خدا پر سلامتی کی دعا

قرآن کریم میں خدا کے برگزیدہ بندوں پر سلامتی کی دعا سکھائی گئی ہے۔

ہر تعریف کا اللہ مستحق ہے اور اس کے وہ بندے جن کو اس نے چن لیا ان پر ہمیشہ سلامتی ہو۔ (النمل:60)

رفقاء حضرت مسیح موعود کے واقعات احمدیوں کے لئے قابل تقلید اور ایمان میں ترقی کا باعث ہیں

رفقاء نے اس زمانے میں روحانی منازل کو طے کرنے کے راستے ہمارے لئے آسان کئے

محترم محمد ہاشم سعید صاحب آف یوکے کی وفات پر ان کا ذکر خیر۔ اللہ تعالیٰ ایسے تقویٰ شعار کارکن جماعت کو ہمیشہ عطا فرماتا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 24/اگست 2012ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24/اگست 2012ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ میں رفقاء حضرت مسیح موعود کے بیعت کے واقعات بیان فرمائے۔ فرمایا کہ رفقاء کے واقعات میں ہمیں جہاں رفقاء کے اخلاص و وفا اور قربانیوں اور احمدیت قبول کرنے کے بعد مشکل حالات سے گزرنے کا پتہ چلتا ہے تو وہاں حضرت مسیح موعود کی صحبت بھی میسر آ جاتی ہے۔ کسی بھی عنوان کے تحت کوئی بھی واقعہ ہو، حضرت مسیح موعود کی سیرت کے اعلیٰ پہلو سامنے آ جاتے ہیں اور حضرت مسیح موعود کی مجالس کی کیفیت کا پتہ چلتا ہے۔ یہ رفقاء بھی اس زمانے میں نمونہ ہیں کیونکہ یہ لوگ آخرین کہلانے کے حقیقی مصداق ہیں۔ ہمارے لئے اس زمانے میں روحانی منازل کو طے کرنے کے راستے ان لوگوں نے اپنا نمونہ قائم کر کے آسان کئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ واقعات ان خاندانوں کیلئے بھی جن کے یہ بزرگ تھے اہم ہیں اور قابل تقلید نمونہ ہیں اور اسی طرح ہر نئے احمدی کے ایمان میں ترقی اور استقامت کا باعث ہیں۔ مزید یہ کہ ان واقعات سے ہمیں حضرت مسیح موعود کی سیرت کا بھی پتہ چلتا ہے جو ہمارے ایمانوں کو جلا بخشتا ہے۔ حضور انور نے جن رفقاء سلسلہ کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے ان میں حضرت نظام الدین صاحب حضرت میاں عبدالعزیز صاحب، حضرت ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب، حضرت ملک عمر خطاب صاحب سکنہ خوشاب، حضرت رحمت اللہ صاحب احمدی پنشنر اور حضرت سید محمود عالم صاحب شامل ہیں۔

حضور انور نے رفقاء حضرت مسیح موعود کے واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ ان لوگوں نے ایک تڑپ اور لگن سے آنے والے مسیح موعود کو مانا۔ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے درجات کو بلند تر فرماتا چلا جائے اور ہم کو بھی اپنے ایمان و ایقان میں ترقی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے بھی سینے کھولے کہ وہ مسیح موعود کو پہچاننے والے ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

حضور انور نے آخر پر محترم محمد ہاشم سعید صاحب آف یوکے حال سعودی عرب کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر، اخلاص و وفا اور جماعتی خدمات کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا کہ خلاصہ یہ کہ مرحوم خلافت کے ان مددگاروں میں سے تھے جو حقیقی سلطان نصیر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے تقویٰ شعار اور کام کرنے والے کارکن خلافت کو ہمیشہ عطا فرماتا رہے۔ اللہ تعالیٰ یو۔کے جماعت کو بھی ان جیسے بے نفس کارکن عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ حضور انور نے خطبہ ثانیہ سے قبل فرمایا کہ خطبہ کے دوران تقریباً 20 منٹ ایم ٹی اے کی ٹرانسمشن صحیح نہیں رہی۔ جو احباب خطبہ نہیں سن سکے وہ Repeat میں سن لیں۔

سیدنا بلالؓ فنڈ۔ ایک اعزاز

احمدیت کیلئے اپنی جان کی قربانی پیش کرنے والوں کے خاندانوں کی کفالت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 14 مارچ 1986ء کے خطبہ جمعہ (مطبوعہ خطبات طاہر جلد 5 صفحہ 213) میں ایک فنڈ کا اعلان اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

''میں جماعت کو یہ بھی تسلی دلانا چاہتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں کوئی بھی خدا کی راہ میں مارا جانے والا ہرگز یہ وہم لے کر یہاں سے رخصت نہیں ہوتا کہ میرے بیوی بچوں کا کیا بنے گا۔ جماعت احمدیہ میں ایسے لوگوں کے بچے یتیم نہیں ہوا کرتے۔ یہ ایک زندہ جماعت ہے اور یہ ناممکن ہے کہ جماعت اپنے قربانی کرنے والوں کے اہل وعیال کو اور ان کے حقوق کو بھول جائے۔ ایسی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے۔''

اس فنڈ کی عظمت اور اس کی اہمیت کے بارہ میں حضور نے فرمایا۔

''یہ ہرگز صدقہ کی تحریک نہیں بلکہ جو شخص اس میں حصہ لے گا وہ اسے اعزاز سمجھے گا اور خیال کرے گا کہ مجھے جتنی خدمت کرنی چاہئے تھی اتنی نہیں کی بلکہ بہت ہی معمولی خدمت کی توفیق پائی ہے۔''

اس تحریک میں حصہ لینے والوں کو نصائح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

''پوری طرح شرح صدر اور محبت کے جذبہ سے جو دینا چاہتا ہے وہ دے، ادنیٰ سا بھی تردد یا بوجھ ہو تو وہ ہرگز نہ دے۔ یہ ایک خاص نوعیت کی تحریک ہے جس میں بشاشت طبع ہی ضروری نہیں بلکہ طبیعت کا دباؤ ضروری ہے۔ دل سے بے قرار تمنا اٹھ رہی ہو، یہ خواہش پیدا ہو رہی ہو کہ میں اس میں شامل ہوں۔ آج ایک آنہ بھی جس کو توفیق ہو وہ بھی بہت عظیم دولت ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔''

اس اعلان کے ایک روز بعد یعنی 15 مارچ 1986ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس تحریک کو سیدنا بلالؓ فنڈ کا نام عطا فرمایا۔

اس فنڈ میں چندہ کی ادائیگی کرنے والے احباب کے ناموں کی فہرست دعا کیلئے ہر ماہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔

(صدر سیدنا بلال فنڈ کمیٹی)

ازافاضات حضرت مصلح موعود

ابراہیمی جذبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود سورۃ الشعراء کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

دو ہی بیٹے ہیں۔ایک کو تو آباد علاقہ میں بھیج دیا تاکہ وہ وہاں تبلیغ کرے۔اور دوسرے کو وادیٔ غیر ذی ذرع میں بٹھادیا تاکہ جب وہ آباد ہو تو اس کی نسل وہاں تبلیغ کرے۔اتنی لانگ ٹرم پالیسی میرے نزدیک نہ سیاسی لحاظ سے نہ تجارتی لحاظ سے نہ سائنس کے لحاظ سے نہ کسی قوم نے نہ کسی قبیلہ نے نہ کسی خاندان نے نہ کسی علمی گروہ نے اور نہ کسی فلسفی جماعت نے اختیار کی ہے جو حضرت ابراہیمؑ نے تبلیغ کے لئے اختیار کی۔

حضرت ابراہیمؑ کے سامنے چند دنوں کا سوال نہ تھا بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں سالوں کا سوال تھا۔کسی کو علم نہیں تھا کہ عرب کب آباد ہوگا اور کتنی دیر تک ان کی اولاد کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑے گا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس تمام واقعہ میں حضرت ابراہیمؑ کے ارادہ کے ساتھ الہام الٰہی بھی شامل تھا لیکن اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کی قلبی کیفیت کو دیکھتے ہوئے ہی اس کے مطابق الہام نازل فرماتا ہے۔اگر حضرت ابراہیمؑ کے دل کی کیفیت ایسی نہ ہوتی اور ان کے جذبات ایسے نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ اُن کو کبھی اپنے بچے کو قربان کرنے کا حکم نہ دیتا۔اگر ان کے دل میں یہ تڑپ نہ ہوتی کہ ان کا بچہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے یہ کبھی سامان پیدا نہ کرتا۔اللہ تعالیٰ کا یہ سامان پیدا کرنا بتاتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے دل میں یہ تڑپ موجود تھی۔اور اسی تڑپ کی وجہ سے ہم کہتے ہیں۔**اللّٰھم صلی علیٰ محمد**......جب ہم درود پڑھتے ہیں تو ہمیں حضرت ابراہیمؑ کا یہ جذبہ یاد آجاتا ہے اور ہمارے دلوں میں بھی یہ خواہش مؤجزن ہوتی ہے کہ تمام دنیا میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو اور کیا آبادیاں اور کیا ویرانے ہر جگہ اللہ اکبر کی آواز بلند ہو۔

ڈلہوزی سے قریباً بارہ میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے جس کو کھجیار کہتے ہیں۔اس میں ایک تالاب ہے اور اس تالاب میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جو تیرتا پھرتا ہے۔معلوم نہیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی قدرت سے وہ حصہ زمین سے علیحدہ ہو گیا۔اس جزیرہ میں گھاس اور مٹی کے سوا کچھ نہیں۔وہ تالاب جس میں وہ جزیرہ تیرتا ہے قریباً دو سو فٹ لمبا اور اتنا ہی چوڑا ہے اور وہ جزیرہ تیس پینتیس فٹ کے قریب لمبا چوڑا ہے اور ہوا کے چلنے سے ہلتا اور ایک طرف سے دوسری طرف چلا جاتا ہے۔ہندوؤں کا یہ اعتقاد ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کوئی خاص کرشمہ ہے ۔وہاں ایک مندر ہے جو ایک سادھو کی یادگار کے طور پر بنایا گیا ہے۔اس سادھو کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اس تالاب کی تہہ کا پتہ لگانے کے لئے اسی سال تک رسّی بٹ بٹ کر اِس میں ڈالتا رہا۔

لیکن باوجود اسی سال تک رسّی بٹنے کے وہ رسّی پانی کی تہ تک نہ پہنچی۔آخر اُس سادھو نے ”تُو ہی پر میشور ہے“ کہہ کر اس تالاب میں چھلانگ لگادی اور ڈوب گیا۔ایک دفعہ ہم کھجیار گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اس جزیرہ پر چڑھنا چاہئے۔چنانچہ میں نے ایک دوست سے کہا کہ ہمّت کرو اور یہ جو تختے اور گیلیاں اردگرد پڑی ہیں اٹھا لاؤ تاکہ ان کے ذریعہ ہم جزیرہ کے زیادہ قریب ہوجائیں۔اُس وقت کوئی ہندو یا سرکاری افسر وہاں نہیں تھا جو ہمیں جزیرہ پر چڑھنے سے روکتا۔ایک گیلی ہم نے تالاب میں ڈالی اور اس سے کہا کہ تم اس کے ساتھ چمٹ جاؤ ہم گیلی کو دھکا دیں گے۔اور تم جزیرے تک پہنچ جاؤ گے اور ساتھ جو چپّو بھی دیدیا کہ اگر ضرورت ہو تو اس سے کام لے لینا۔چنانچہ ہم نے گیلی کو دھکا دیا اور وہ دوست جزیرے تک پہنچ گئے اور اس کو آہستہ آہستہ ہمارے پاس لے آئے۔

جب جزیرہ ہمارے پاس آگیا۔تو میں نے کہا یہ موقعہ ہے۔اس پر اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرو اس سے پہلے کسی نے اس پر اللہ تعالیٰ کا نام بلند نہیں کیا چنانچہ ہم اِس جزیرہ پر چڑھ گئے اور خوب (ندائیں) دیں۔اس بات کا علم ہونے کے بعد گورنمنٹ نے یہ قانون بنادیا کہ کسی شخص کو اس جزیرہ کو کھینچنے یا اس پر چڑھنے کی اجازت نہیں۔اب بے شک یہ قانون بن جائے لیکن ہم نے تو اس پر (۔) دے دیں اور اللہ تعالیٰ کا نام اس پر بلند کردیا۔جب ہم (۔) دے رہے تھے تو مندر کا ایک پجاری آگیا۔چونکہ ہمیں روکنے کی اس میں جرأت نہ تھی اس لئے وہ ہمیں ڈرانے کے لئے کہنے لگا کہ اس جزیرہ پر ایک بہت بڑا سانپ رہتا ہے خطرہ ہے کہ آپ میں سے کسی کو کاٹ نہ کھائے۔میں نے کہا سانپ کاٹتا ہے تو کاٹنے دو مگر ہم اس پر (۔) ضرور دیں گے کیونکہ مومن کے دل میں یہ تڑپ ہوتی ہے کہ میں وہاں اللہ کا نام بلند کروں جہاں کسی نے بھی نہیں کیا۔پس اپنے اندر ابراہیمی جذبہ پیدا کرو اور جو ملک آباد ہیں اُن میں دعوت الیٰ اللہ کے لئے نکل جاؤ اور جو ملک غیر آباد ہیں وہاں اپنے بچوں کو بسادو جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ نے اپنی اولاد عرب میں بسادی۔تاکہ جب بھی عرب آباد ہو تو ان کی اولاد ان میں اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے والی ہو۔

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ہفتم صفحہ 193 تا 195)

ص۔ممتاز

کینیڈا میں بارش کے دوران

حضور انور ایدہ اللہ کے دیدار کا پرکیف نظارہ

15 جولائی 2012ء کو Peace Village کینیڈا میں صبح سے دھوپ، بارش، برق و رعد کا موسم تھا۔نماز ظہر و عصر سے کچھ وقت قبل حسب معمول لوگ اس راستے میں کھڑے تھے جہاں سے حضور انور نے گزرنا تھا تاکہ خلیفۂ وقت کے وجود کے گزرنے کے فضل اور برکتیں حاصل کر کے نماز میں حاضر ہوں۔ فی الحال آسمان پر بس بادل ہی تھے۔لوگوں کو امید تھی کہ نماز تک ایسا ہی موسم رہے گا اس لئے لوگ انتظار میں کھڑے رہے۔مگر کچھ دیر بعد آسمان سے کچھ قطرے گرنے شروع ہوئے اور کچھ لوگ کہنے لگے کہ اب تو تیز بارش ہونے والی ہے اب تو اندر ہی جانا چاہئے اور کچھ اور لوگ بھی چلے گئے اور کچھ پھر بھی کھڑے رہے اور ہلکی پھلکی باتیں کرتے ہوئے اور زیرلب درود شریف پڑھتے ہوئے بارش میں بھیگنے کو نظر انداز کرتے رہے۔پھر تیز بارش شروع ہوگئی اور سیکیورٹی والے ایک آدمی نے بھی آکر کہہ دیا کہ حضور کار میں بیت الذکر تشریف لائیں گے اس لئے اب آپ بے شک اندر چلے جائیں کوئی چانس نہیں۔کار تیار ہوکر حضور کے گھر کے سامنے کھڑی بھی ہوگئی اور کافی لوگ اندر چلے گئے مگر کچھ لوگ پھر بھی پورے یقین،توکل اور امید پر کھڑے ہی رہے کہ حضور یہاں سے ہی گزریں گے۔کچھ مان بھی لوگوں کو اپنے حضور پر بہت ہوتا ہے کہ حضور کو بھی آخر پتہ ہے۔بارش موسلا دھار برسنا شروع ہوگئی اور باقی لوگوں میں سے بھی اکا دکا لوگ جاتے رہے۔جو لوگ وہاں روز کھڑے ہونے کے عادی تھے وہ کہنے لگے کہ چلو اور کچھ نہ سہی تو کم از کم گھر کے دروازے سے لے کر گاڑی تک تو حضور نظر آہی جائیں گے۔آخر وہ لمحہ بھی آپہنچا کہ حضور دروازے سے باہر تشریف لائے اور جو لوگ اس انتظار میں کھڑے تھے ان میں خوشی کی لہر دوڑ گئی لیکن جب حضور گاڑی کے پاس پہنچے تو گاڑی پیچھے ہٹ گئی اور حضور پیدل ہی بیت الذکر کے راستے کی طرف تشریف لے آئے۔حضور کے اوپر چھتری تھی۔یہ دیکھتے ہوئے ایک بزرگ نے والہانہ اور بے اختیار دل کی گہرائیوں سے حضور کی اس محبت اور شفقت پر نعرۂ تکبیر بلند کیا اور فضا اللہ اکبر سے گونج اٹھی۔ ایک اور آدمی نے نعرہ بلند کیا اور لوگوں نے زندہ باد کہہ کر خلیفہ اور احمدیوں کی زندہ محبت کی گواہی دی۔آسمان پر بجلی اور بادل گرج رہے تھے۔جب حضور اس جگہ پہنچے جہاں لوگ کھڑے تھے تو سب لوگوں کی آنسوؤں بھری آنکھیں اس وقت فرط محبت سے جھک گئیں اور دل اللہ تعالیٰ کو اتنا قریب محسوس کرتے ہوئے اس کے حضور جھک گئے۔جب حضور نے بھی خلاف عادت اپنی پوری کھلی ہوئی آنکھیں اٹھا کر لوگوں کو دیکھا۔حضور کا ایسے دیکھنا اور ساتھ آسمان پر بجلی کا چمکنا ایسے لگتا تھا کہ زمین سے لے کر آسمان تک فضا نور سے بھر گئی ہو۔جب حضور وہاں سے گزر گئے تو لوگ بھی حسب عادت بیت الذکر کی طرف لپکے اور ساتھ ہی ساتھ جیسے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو کہتے ہوں کہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے اس زندہ، حسین اور ایمان افروز واقعے کی لذت ہم زندگی بھر کبھی بھی نہیں بھلا سکیں گے۔یہ تو ایسا نظارہ تھا کہ ہمیشہ کے لئے آنکھوں میں سما گیا ہے۔

وہاں ایک بچہ بھی تھا۔شائد اللہ میاں کو ایسے موسم میں اس معصوم روح پر اتنا پیار آیا ہو اور ہمارے پیارے محسن اللہ میاں نے اس کا انتظار ضائع نہ کرنا چاہا ہو کہ حضور تشریف لے آئے اور سب کی ہی عید ہوگئی۔ الحمدللہ

میں تمہارا باپ ہوں

حضرت بشیرؓ بن عقربہ جہنی کے والد احد میں شریک تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگ احد کے دن رسول اللہؐ سے مل کو اپنے والد کے بارہ میں پوچھا! آپؐ نے فرمایا وہ شہید ہو گئے، اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر ہو، میں یہ سن کر رونے لگا۔ رسول کریم ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، مجھے اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا اور فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں تمہارا باپ ہوں گا اور حضرت عائشہؓ تمہاری ماں۔ (مجمع الزوائد جلد 8 ص 161)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

اگر جلسہ کی برکات اور فیض کا صحیح اِدراک ایک احمدی کو ہو جائے اور اُس کے حصول کی کوشش بھی کرے اور پھر ہر سال جلسہ میں شامل ہونے کی وجہ سے ان برکات اور پاک تبدیلیوں کو جمع کرتا چلا جائے تو ہر سال تقویٰ میں ترقی کی نئی منزلیں ہم ہر احمدی میں دیکھیں گے

تقویٰ کے معیار اونچے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے صرف نمازوں پر ہی اکتفا نہ ہو۔ اپنی نمازوں کو پھر نوافل سے بھی سجائیں۔ تہجد اور دوسرے نوافل کی طرف توجہ دیں

حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی بہت توجہ دلائی ہے

آپس کے رشتوں میں، آپس کے تعلقات میں جماعت کے اندر ایک محبت اور پیار کا بھی خاص رنگ ہونا چاہئے

’’سچی تبدیلی تقویٰ اور طہارت پیدا کرنے کے لئے اپنے دینی علم کو بھی بڑھانے کی ضرورت ہے‘‘

حضرت اقدس مسیح موعود کے ارشادات کے حوالہ سے احباب جماعت کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29 جون 2012ء بمطابق 29 / احسان 1391 ہجری شمسی بمقام ہیرس برگ۔ پنسلوینیا۔ امریکہ

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

الحمد للہ کہ آج جماعت احمدیہ امریکہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے اور مجھے آج دوسری مرتبہ اس میں شامل ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ یہ جلسے جو ہر سال دنیا کے مختلف ممالک میں وہاں کی جماعتیں منعقد کرتی ہیں اُس جلسے کی تتبع میں ہیں جن کا آغاز حضرت مسیح موعود نے فرمایا تھا۔ جس کا مقصد افرادِ جماعت کو اُن حقیقی برکات کا وارث بنانا تھا جو افرادِ جماعت کی دنیا و عاقبت سنوارنے کا باعث بنیں اور جن کو وہ اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنا کر ان برکات کے وارث بنتے چلے جائیں اور یہ برکات حقیقی تقویٰ اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے جلسہ میں شامل ہونے والے ہر احمدی سے اس معیار کے حاصل کرنے کی توقع کی ہے اور ان معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف توجہ نہ دینے والوں سے سخت بیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔

پس یہ جلسہ جہاں برکتوں کا سامان لے کر آتا ہے وہاں ایک سچے احمدی کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے سال میں ایک مرتبہ ایک خاص ماحول میں رہ کر اپنی اصلاح کرنے کا موقع دیا، اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کا موقع دیا، نئے سرے سے اپنے ایمان و ایقان اور روحانیت کو صیقل اور مضبوط کرنے کا موقع دیا، لیکن ان کے حصول کا حق ادا کرتے ہوئے کوشش نہیں کی گئی۔ اگر کوشش کی بھی تو آئندہ اُس کو اُس مقام تک قائم نہ رکھ سکے جس پر رکھنا چاہئے تھا۔ اگر جلسہ کی برکات اور فیض کا صحیح اِدراک ایک احمدی کو ہو جائے اور اُس کے حصول کی کوشش بھی کرے اور پھر ہر سال جلسہ میں شامل ہونے کی وجہ سے ان برکات اور پاک تبدیلیوں کو جمع کرتا چلا جائے تو ہر سال تقویٰ میں ترقی کی نئی منزلیں ہم ہر احمدی میں دیکھیں گے اور ترقی کی یہ منزلیں ہیں جو ہمیں اُس مقام تک پہنچائیں گی جہاں حضرت مسیح موعود ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

پس ہمیں حضرت مسیح موعود کی اُس دلی خواہش کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے جو جلسہ میں شامل ہونے والوں کی حالت کے بارے میں آپ کے دل میں تھی، اُس مقصد کے حصول کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے جو جلسہ سالانہ کے منعقد کرنے کا آپ کے دل میں تھا اور جس کا اظہار آپ نے ان الفاظ میں بھی کیا ہے کہ ’’اس دنیا سے زیادہ آخرت کی طرف توجہ ہو۔‘‘

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 394)

اور توجہ کا اپنی ترجیحات کا یہ معیار حاصل کرنے کے لئے آپ نے اس بات پر شدت سے زور دیا کہ اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی اُس کا خوف اور خشیت دل میں رکھتے ہوئے ادا کرو اور بندوں کے حقوق بھی اللہ تعالیٰ کا خوف اور اُس کی خشیت دل میں رکھتے ہوئے ادا کرو۔

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سے سب سے بڑا حق عبادت کا ہے اور عبادت میں سب سے اہم چیز نماز ہے جس کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عبادت کا مغز ہے۔ ایک حقیقی مومن کے اس اہم فرض اور اللہ تعالیٰ کے اس حق کے بارے میں میں نے گزشتہ خطبہ میں کچھ روشنی ڈالی تھی۔ پس جنہوں نے وہ نہیں سنا وہ اُس کو سنیں اور اپنی عبادت کے کم از کم یہ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اس جلسہ میں جب آپ کو نمازوں کی طرف توجہ رہے گی یا ماحول کی وجہ سے بہر حال باجماعت نمازیں پڑھنی پڑیں گی تو پھر ان کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ جلسہ کے دنوں میں خاص طور پر یہ دعا کریں اور اس کے لئے کوشش کریں کہ خدا تعالیٰ سب کو اپنے اس فرض اور اللہ تعالیٰ کے اس حق کو حقیقی رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں جلسہ کے پروگراموں اور دور سے آئے ہوئے مسافروں کے لئے نمازیں جمع کر کے پڑھائی جاتی ہیں اور شریعت اس کی اجازت دیتی ہے۔ لیکن اپنے گھروں میں اور بغیر مجبوری کے نمازیں جمع کرنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔ بعض گھروں میں لگتا ہے کہ مستقل نمازیں جمع کی جاتی ہیں۔ کیونکہ بچوں سے جب پوچھو کہ ایک دن میں کتنی نمازیں ہیں تو بعض کا جواب یہ ہوتا ہے کہ تین نمازیں ہیں۔ جس سے صاف پتہ چل جاتا ہے کہ ان گھروں میں نمازوں کا اہتمام نہیں ہے۔ قرآنِ کریم نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سنت سے ہمیں پانچ نمازوں کے اوقات بھی بتائے اور اُنہیں کس طرح پڑھنا ہے یہ بھی کر کے دکھایا۔ حضرت مسیح موعود نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے۔ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے اس کی تفصیل بھی کچھ حد تک حضرت مسیح موعود کے اقتباسات کی روشنی میں بیان کی تھی۔

پس اس اہم فریضے کی طرف بہت توجہ دیں اور پھر تقویٰ کے معیار اونچے کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے صرف نمازوں پر ہی اکتفا نہ ہو بلکہ بعض دوسری عبادتیں بھی فرض ہیں وہ بھی ادا کرنا ضروری ہیں۔ پھر نوافل ہیں وہ ادا کرنے بھی ضروری ہیں۔ اپنی نمازوں کو نوافل سے بھی سجائیں۔ تہجد اور دوسرے نوافل کی طرف توجہ دیں۔ ان تین دنوں میں بہت سوں کی تہجد کی طرف توجہ ہوگی۔ جب توجہ ہو تو پھر اسے زندگی کا حصہ بنائیں کیونکہ فرائض کی کمیاں نوافل سے پوری ہوتی ہیں اور نوافل میں تہجد کی بڑی اہمیت ہے۔

حضرت مسیح موعود نے اس طرف جماعت کو بہت توجہ دلائی ہے۔ فرماتے ہیں:

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں۔ جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اُس کو دعا کرنے کا موقع بہرحال مل جائے گا۔ اُس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے جوش اور درد سے نکلتی ہیں''۔ فرمایا کہ ''جب تک ایک خاص سوز اور درددل میں نہ ہو اُس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار نہیں ہو سکتا''۔ نیند سے اُٹھنا یہ بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے انسان اپنی نیند کی یہ قربانی کر رہا ہے۔ فرمایا ''پس اس وقت کا اُٹھنا ہی ایک درددل میں پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 182۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس تہجد کی یہ اہمیت ہے کہ اس کے لئے اُٹھنا ہی انسان میں ایک انقلابی تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ آجکل کی دنیا میں مختلف ترجیحات ہو چکی ہیں جس کی وجہ سے اکثر لوگ رات دیر سے سوتے ہیں۔ تہجد کا مجاہدہ یقیناً ان حالات میں تقویٰ میں ترقی اور پاک تبدیلی پیدا کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس یہ عبادت کے حق کی ادائیگی انسان کو جہاں اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے وہاں انسان کے اپنے فائدے کا بھی بڑا زبردست ہتھیار ہے۔

حقیقی مومن پر اللہ تعالیٰ کے حق کے بعد ایک بہت بڑا حق اُس کے بھائیوں کا حق ہے یا کہنا چاہئے کہ انسانیت کا حق ہے اور قطع نظر اس کے کہ کون کس قوم کا ہے اور کس مذہب کا ہے، انسانیت کے ناطے ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بار بار تلقین کی اور جو مومن ہے اُس کا دوسرے مومن پر تو اَور بھی بہت زیادہ حق ہے۔ اس کے بارے میں خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شدت سے تلقین فرمائی ہے جس کی ادائیگی کی کوشش کرنی چاہئے۔

اس لئے حضرت مسیح موعود نے جلسہ کے مقاصد بیان کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی بہت توجہ دلائی ہے۔ فرمایا کہ دوسروں کے لئے اپنے دل میں رفق اور نرمی پیدا کرو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 69۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ہمدردی پیدا کرو اور صرف یہ جلسوں تک ہی محدود نہ ہو بلکہ پھر عام زندگی میں بھی اُس کا اظہار ہو۔ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھائی بھائی ایک دوسرے سے ناراض ہو جاتے ہیں اور مَیں نے دیکھا ہے کئی کئی سال ناراض رہتے ہیں اور یہ ناراضگیاں پھر دوسرے رشتوں میں بھی آگے ٹرانسفر ہوتی چلی جاتی ہیں۔ پھر یہ رفق، نرمی اور ہمدردی اور ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھنے میں جو کمی ہے اس سے پھر بعض دفعہ گھروں میں جب ہمدردی کی کمی ہو جاتی ہے، پیار اور محبت کی کمی ہو جاتی ہے تو اس سے گھر بھی ٹوٹ رہے ہوتے ہیں۔ ایک وقت تھا جب ہم کہا کرتے تھے کہ مغربی دنیا میں آزادی کی وجہ سے گھروں میں بے سکونی ہے اور طلاقوں کی شرح یہاں بہت زیادہ ہے۔ خاوند اور بیوی ایک دوسرے کے جذبات اور احساسات کا خیال نہیں رکھتے۔ نرمی اور پیار و محبت سے ایک دوسرے سے بات کرنا گوارا نہیں کرتے۔ شروع میں جو محبتیں ہوتی ہیں ایک سٹیج کے بعد آخر میں وہ دشمنیوں پر منتج ہو رہی ہوتی ہیں۔ وجہ یہی ہے کہ اس ماحول کی وجہ سے ایک دوسرے پر اعتماد نہیں رہتا، اعتماد میں کمی ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر اس کا آخری نتیجہ گھر ٹوٹنے کی صورت میں نکلتا ہے۔ اب ہمارے لئے بھی یہ لمحہ فکریہ ہے کہ احمدی گھروں میں بھی بے سکونی بڑھتی چلی جا رہی ہے اور نتیجتاً گھر ٹوٹ رہے ہیں۔ جہاں سے بھی مجھے قضاء کی رپورٹیں آتی ہیں یا جماعت کی اصلاحی کمیٹیوں کی رپورٹیں آتی ہیں اُن اکثر جگہوں پر طلاقوں اور خلع کی شرح بہت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

پس ایک احمدی کو رفق، نرمی اور ہمدردی کے ہر پہلو پر حاوی ہونے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے، اپنے دائرے کو وسعت دینے کی ضرورت ہے تبھی ہم حقیقی احمدی بن سکتے ہیں۔ پس اس جلسہ میں اس پہلو کی طرف بھی توجہ دیں اور اس کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں اور پھر اس پر قائم رہنے کا عہد بھی کریں۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر کامل اطاعت کا عہد کیا ہے۔ پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور تقویٰ پر قائم رہنے کا تجدیدِ عہد کیا ہے۔ اسے ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے، ورنہ نہ ہم عہدِ بیعت نبھانے والے ہیں اور نہ ہی ہم جلسہ کی برکات سے فیض اُٹھانے والے ہیں۔ جلسے ہوتے ہیں تو آپ ترانے اور نظمیں پڑھتے ہیں، ایم ٹی اے پر اس کو دکھانے کی وجہ سے اس میں رنگینیاں پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ بڑے زور شور سے برکتوں کے دن آنے کے ترانے گائے جاتے ہیں۔ پس برکتوں کے دن سے فائدہ اُٹھانے کے لئے تقویٰ کا حصول ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی تعلیم کی کامل پیروی کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود سے عہدِ بیعت نبھانا ضروری ہے ورنہ دن بیشک برکتوں کے ہوں ہم ان برکتوں سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ یہ کوئی دنیاوی میلہ نہیں ہے کہ جہاں تم آئے ہو جو دنیاوی فائدہ اُٹھانا تھا تم نے اُٹھا لیا اور چلے گئے۔ بلکہ اس کی حقیقی برکات سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرو۔

(ماخوذ از شہادۃ القرآن روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 395)

اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود ہم سے کیا چاہتے ہیں، اس بارے میں مَیں آپ کی چند باتیں آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی ہر بات بلکہ ہر ہر بات وہ ہے جس پر عمل کرنے والے باخدا انسان بن سکتے ہیں اور یہی آپ کی بعثت کا مقصد تھا کہ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انسانوں کو باخدا انسان بنائیں۔ پس سب سے پہلے تو میں آپ کے الفاظ میں آپ کا مقام اور اُس کی اہمیت اور آپ کی کامل اطاعت کے بارے میں بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

''تم نے میرے ہاتھ پر جو بیعت کی ہے اور مجھے مسیح موعود حَکم عدل مانا ہے تو اس ماننے کے بعد میرے کسی فیصلہ یا فعل پر دل میں کوئی کدورت یا رنج آتا ہے تو اپنے ایمان کی فکر کرو۔ وہ ایمان جو خدشات اور توہمات سے بھرا ہوا ہے کوئی نتیجہ پیدا کرنے والا نہیں ہوگا۔ لیکن اگر تم نے سچے دل سے

تسلیم کرلیا ہے کہ مسیح موعود واقعی حَکَم ہے تو پھر اس کے حکم اور فعل کے سامنے اپنے ہتھیار ڈال دو اور اس کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھو تا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک باتوں کی عزت اور عظمت کرنے والے ٹھہرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کافی ہے۔ وہ تسلی دیتے ہیں کہ وہ تمہارا امام ہوگا۔ وہ حَکَم عَدَل ہوگا''۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 52۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس آپ کے فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے والے ہم تبھی ٹھہر سکتے ہیں جب آپ کی ہر بات کی ہم کامل پیروی کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے واضح فرمادیا کہ آپ کی باتوں اور فیصلوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھنے والے اور اُن پر عمل کرنے والے صرف آپ کی باتوں کی عزت کرنے والے نہیں ہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو عزت و عظمت سے دیکھنے والے ہیں۔ پس یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہم نے اُس امام کو مان لیا جس نے ہر بات کھول کر ہمارے سامنے رکھ دی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی تھی تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ہمیں سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ پس ایک احمدی جب بیعت کرتا ہے تو اپنی ذمہ داریوں پر ہمیشہ نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ دنیاوی خواہشات اور دنیاوی ترجیحات اُسے عہدِ بیعت سے دور لے جاتی ہیں اور حقیقت میں ایسے شخص کا عہدِ بیعت، عہدِ بیعت نہیں رہتا۔ پس اس جلسے کے دنوں میں اس پہلو سے بھی ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

جماعت کو نصائح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ: ''خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اس کی تائید میں صدہا نشان اُس نے ظاہر کئے ہیں .... اس لئے وہ جھوٹے مشاغل کے کپڑے اتار دیں اور اپنی ساری توجہ خدا تعالیٰ کی طرف کریں''۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 67۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس جب ہمیں اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی ہے کہ مسیح موعود کے بعد دائمی خلافت کا سلسلہ بھی قائم رہنا ہے تو ہمیں اس سے فیض اُٹھانے کے لئے خیر القرون کے زمانے کو بھی قائم رکھنے کی کوشش کرتے چلے جانا چاہئے۔ ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں وہ روح پھونکنی ہوگی اور پھونکتے رہنا چاہئے کہ ہم نے اپنے ہر قول و فعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنا ہے۔ اگر یہ نہیں ہوگا پھر ہم اُس عمدہ زمانے کی خواہش رکھنے والے نہیں ہوں گے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود نے کیا ہے، بلکہ اندھیرے دور میں پھر ڈوبتے چلے جائیں گے۔ پس اس کے لئے کوشش کرنے کی بھی بہت ضرورت ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ جہاں میرے ماننے والوں میں ذکرِ الٰہی میں خاص رنگ ہو وہاں آپس کے محبت و پیار میں بھی خاص رنگ ہو۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد2 صفحہ 67۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

صرف ذکرِ الٰہی کا خاص رنگ نہیں ہے بلکہ آپس کے رشتوں میں، آپس کے تعلقات میں جماعت کے اندر ایک محبت اور پیار کا بھی خاص رنگ ہونا چاہئے۔ یہ آپ نے اپنے ماننے والوں سے توقع کی۔ اور جب یہ رنگ پیدا ہوگا تو پھر ہی ہم وہ جماعت بن سکتے ہیں جو آخرین کی جماعت ہے۔ پھر اس محبت کو مزید وسعت دیتے ہوئے آپ نے حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی۔ جس طرح آپ نے توجہ دلائی ہے اگر ہم میں سے ہر ایک اس طرح حقوق کی ادائیگی شروع کردے تو ہم چند سالوں میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ: ''بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا''۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 68۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس دیکھیں ہم میں سے کتنے ہیں جو اس سوچ کے ساتھ اپنی دعاؤں کو وسعت دیتے ہیں؟ جماعت میں جو بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں اگر یہ سوچ ہو تو کبھی مسائل پیدا ہو ہی نہیں سکتے۔ جب ایک مومن اپنے مخالف اور دشمن اور غیر مومن کے لئے دعائیں کر رہا ہوگا تو اپنوں کے لئے تو ان دعاؤں میں ایک مزید اضافہ ہوگا۔ ایک شدت پیدا ہو رہی ہوگی۔ اور جب ایسی دعائیں ہوتی ہیں تو خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر بھی ایسے پیار کرنے والوں اور دوسروں کے جذبات کا اور احساسات کا خیال رکھنے والوں پر پڑتی ہے اور جس پر خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر پڑ جائے، اُس کی دین و دنیا دونوں سنور جاتے ہیں۔

آپ کی اس اہم نصیحت کو بھی ہمیشہ ہمیں سامنے رکھنا چاہئے۔ آپ نے فرمایا ''تم پر یہ خدا تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اُس نے تمہیں یہ قوت عطا کی اور شناخت کی آنکھ دی''۔ یعنی حضرت مسیح موعود کو مانا، آپ کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ فرمایا ''اگر وہ یہ فضل نہ کرتا تو جیسے اَور لوگ...... گالیاں دیتے ہیں تم بھی اُن میں ہی ہوتے''۔ یعنی حضرت مسیح موعود کو جس طرح لوگ گالیاں دیتے ہیں تم لوگ بھی اُن میں ہوتے اگر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل تم پر نہ ہوتا۔ فرمایا ''جس چیز نے تم کو کھینچا وہ محض خدا کا فضل ہے''۔ فرمایا ''یہ خیال مت کرو کہ ہم (مومن) ہیں۔ (دین حق) بڑی نعمت ہے اس کی قدر کرو اور شکر کرو''۔ پس نام کا (مومن) ہونا اور احمدی ہونا کوئی چیز نہیں ہے۔ اصل چیز جو فضل اللہ تعالیٰ کا (-) احمدیت کے قبول کرنے کی صورت میں ہوا ہے، اُس کی قدر کرنے کی ضرورت ہے اور قدر کس طرح ہو سکتی ہے؟ فرمایا کہ ''اس کے اندر فلاسفی ہے جو زبان کے کہہ دینے سے حاصل نہیں ہوتی۔ (دین حق) اللہ تعالیٰ کے تمام تصرفات کے نیچے آجانے کا نام ہے''۔ یعنی (دین حق) نام ہے اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی احکامات ہیں اُن کے نیچے آنے کا۔'' اور اس کا خلاصہ خدا کی سچی اور کامل اطاعت ہے۔ (مومن) وہ ہے جو اپنا سارا وجود خدا تعالیٰ کے حضور رکھ دیتا ہے''۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 133۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

اور جب اس حالت پر ایک مومن پہنچ جاتا ہے تو پھر قرآنِ کریم کی یہ آیت آپ نے پیش فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) (البقرۃ:113) کیوں نہیں، جو بھی اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کردے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اُس کا اجر اُس کے رب کے پاس ہے اور اُن لوگوں پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ یہ وعدہ فرماتا ہے کہ جو بھی اپنی تمام تر توجہ اللہ تعالیٰ پر رکھے، اللہ تعالیٰ کی رضا ہر دوسری چیز پر مقدم کرلے، اُن کے خوف اور غم کی حالت کو اللہ تعالیٰ دور فرما دیتا ہے۔

احسان کا مطلب ہے کہ دوسروں سے نیک سلوک کرنا، ایسا سلوک جس میں کوئی ذاتی مفاد نہ ہو اور پھر یہ بھی مطلب ہے کہ اپنے علم اور عمل میں نیکی مدّنظر ہو۔ ایک انسان کا اپنا ہر عمل اور علم جو ہے اُس کا استعمال نیک باتوں کے لئے ہو اور کسی بھی صورت میں اُس میں بدی داخل نہ ہو اور یہی حالت حقیقت میں وہ حالت ہے جس کو کہہ سکتے ہیں کہ توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ پس یہ مقام ہے جو ہر احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ حالت ہی ہمیں حقیقی .... بناتی ہے۔ پس ہمیں اپنے آپ کو بیعت میں شامل کرنے کے بعد اسی پر خوش نہیں ہو جانا چاہئے، اسی پر اکتفا نہیں کر لینا چاہئے کہ ہم احمدی ہوگئے بلکہ اپنے معیار بڑھاتے چلے جانے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

بیعت کرنے والوں کی خوش قسمتی کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ''مَیں سچ کہتا ہوں کہ یہ ایک تقریب ہے جو اللہ تعالیٰ نے سعادتمندوں کے لئے پیدا کر دی ہے''۔ یعنی وہ لوگ جو احمدیت میں داخل ہوگئے۔ ''مبارک وہی ہیں جو اس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے اس بات پر ہرگز ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ جو کچھ تم نے پانا تھا پا چکے۔ یہ سچ ہے کہ تم اِن منکروں کی نسبت قریب تر بہ سعادت ہو''۔ یعنی تم اُن انکار کرنے والوں کی نسبت سعادت کے قریب تر ہو۔ ''جنہوں نے اپنے شدید انکار اور توہین سے خدا کو ناراض کیا اور یہ بھی سچ

ہے کہ تم نے حسنِ ظن سے کام لے کر خدا تعالیٰ کے غضب سے اپنے آپ کو بچانے کی فکر کی۔ لیکن سچی بات یہی ہے کہ تم اس چشمہ کے قریب آ پہنچے ہو جو اس وقت خدا تعالیٰ نے ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہاں پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے توفیق چاہو کہ وہ تمہیں سیراب کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے بدُوں کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔'' جب تک خدا تعالیٰ نہیں چاہے گا کچھ نہیں ہوسکتا۔ تم پانی نہیں پی سکتے، احمدیت میں داخل ہو کر اُس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ فرمایا ''مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ جو اس چشمہ سے پیئے گا وہ ہلاک نہ ہوگا کیونکہ یہ پانی زندگی بخشتا ہے اور ہلاکت سے بچاتا ہے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرتا ہے۔ اس چشمہ سے سیراب ہونے کا کیا طریق ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ نے جو دو حق تم پر قائم کئے ہیں اُن کو بحال کرو اور پورے طور پر ادا کرو۔ ان میں سے ایک خدا کا حق ہے دوسرا مخلوق کا''۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 135۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ حالت ہے اور وہ مقام ہے جس کو ہم میں سے ہر ایک کو اپنے اندر پیدا کرنے اور اپنانے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود کا یہ بھی ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ حقوق کے معیاروں کے حصول کے لئے جلسہ کی صورت میں ایک تقریب پیدا کر دی جہاں ہم نیک باتیں سُن کر اور ایک دوسرے کے نیک اثرات کو جذب کر کے اُن معیاروں کو حاصل کرنے کی طرف توجہ کرتے ہیں جو آپ ہم میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

پھر ایک بہت ہی اہم بات کی طرف آپ نے توجہ دلائی ہے اور ہر احمدی کو اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے اور وہ ہے اپنی علمی حالت کو بہتر کرنا۔ آج کل کے معاشرے میں دنیاوی علم کی طرف بہت توجہ ہے اور دین سیکھنے کی طرف کم۔ آپ فرماتے ہیں کہ سچی تبدیلی تقویٰ اور طہارت پیدا کرنے کے لئے اپنے دینی علم کو بھی بڑھانے کی ضرورت ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد دوم صفحہ 142-141۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور یہ دینی علم آج ہمیں صرف اور صرف حضرت مسیح موعود سے ہی مل سکتا ہے۔ آپ نے اپنی کتابوں کا بے شمار خزانہ ہمارے لئے چھوڑا ہے جو علم و عرفان کے موتیوں سے بھری پڑی ہیں۔ پس انہیں پڑھنے کی طرف بھی بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو جو کتب انگلش میں ترجمہ ہو چکی ہیں، اُنہیں اردو نہ جاننے والے انگلش میں پڑھنے کی کوشش کریں۔ کچھ اقتباسات ہیں اُن کی طرف توجہ دیں۔ وہ چار پانچ volumes کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ جو اُردو پڑھنا جانتے ہیں وہ اُردو میں پڑھیں کہ یہ باتیں ہیں جو ہمارے علم و عرفان کو بڑھانے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ کیونکہ جو کچھ آپ نے بیان فرمایا ہے، وہ قرآنِ کریم کی تفسیر ہے۔ اس زمانے میں سب سے زیادہ قرآنِ کریم کا ادراک خدا تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔

قرآنِ کریم کے بکثرت پڑھنے کے بارے میں آپ فرماتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر کھول دیا ہے کہ قرآنِ شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے''۔ فرمایا ''مَیں بار بار اس امر کی طرف اُن لوگوں کو جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلے کو کشفِ حقائق کے لئے قائم کیا ہے کیونکہ بدُوں اس کے عملی زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہوسکتا''۔ حقائق اُسی وقت کھلتے ہیں جب قرآنِ کریم کا علم ہو۔ اس کے بغیر زندگی میں کوئی روشنی اور نور پیدا نہیں ہوسکتا، دینی علم حاصل نہیں ہوسکتا۔ فرمایا ''مَیں چاہتا ہوں کہ عملی سچائی کے ذریعے (دینِ حق) کی خوبی دنیا پر ظاہر ہو جیسا کہ خدا نے مجھے اس کام کے لئے مامور کیا ہے۔ اس لئے قرآنِ شریف کو کثرت سے پڑھو مگر نرا قصہ سمجھ کر نہیں بلکہ ایک فلسفہ سمجھ کر''۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 113۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس جب حضرت مسیح موعود نے اپنی ماموریت کے اس اہم کام کے ساتھ اپنے ماننے والوں کو بھی اس طرف توجہ دلائی ہے تو اس کے لئے ہمارا بھی کام ہے کہ ہم بھی قرآنِ کریم کو سمجھیں، پڑھیں اور اس کے حسن و خوبی کو ان لوگوں پر ظاہر کریں، ان تک پہنچائیں۔ اس وقت (دعوت الی اللہ) کا سب سے بڑا ہتھیار ہمارے پاس قرآنِ کریم ہے۔ اور نہ نوجوانوں کو اور نہ کسی اور کو کسی بھی قسم کے احساسِ کمتری میں، complex میں مبتلا ہونے کی ضرورت ہے کہ شاید (-) کے خلاف یا قرآنِ کریم کے خلاف باتیں ہوتی ہیں تو ہم یہ ہتھیار کس طرح استعمال کریں۔ یہی ہتھیار ہے جو تمام دینوں پر غالب آنے کا ہتھیار ہے۔ پس اس کو ہمیں سیکھنا چاہئے اور آگے پہنچانا چاہئے۔ اس کو پڑھنا اور سمجھنا اور اس کے ذریعے سے معترضین کے منہ بند کروانا آج ہماری ذمہ داری ہے۔ یہاں آئے دن جو قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق غلیظ اعتراضات کئے جاتے ہیں، اُنہیں دور کرنا آج ہماری ذمہ داری ہے۔ **اور یہ صرف چند لوگوں کا ہی کام نہیں ہے کہ خدام الاحمدیہ کے ذریعے سے یا کچھ اور چند لوگوں کے ذریعے سے مجلس انصار سلطان القلم قائم ہوگئی تو ہم کافی سمجھ لیں۔ بلکہ ہر احمدی، بچے بڑے، مرد، عورت کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تا کہ ہم میں سے ہر ایک (دینِ حق) کا حقیقی پیغام پہنچانے والوں میں شامل ہو سکے۔**

آپ فرماتے ہیں: ''اس سلسلے میں داخل ہو کر تمہارا وجود الگ ہو اور تم بالکل ایک نئی زندگی بسر کرنے والے انسان بن جاؤ۔ جو کچھ تم پہلے تھے وہ نہ رہو۔ یہ مت سمجھو کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں تبدیلی کرنے سے محتاج ہو جاؤ گے یا تمہارے بہت سے دشمن پیدا ہو جائیں گے۔ نہیں۔ خدا کا دامن پکڑنے والا ہرگز محتاج نہیں ہوتا۔ اُس پر کبھی برے دن نہیں آ سکتے۔ خدا جس کا دوست اور مددگار ہو، اگر تمام دنیا اُس کی دشمن ہو جاوے تو کچھ پرواہ نہیں۔ مومن اگر مشکلات میں بھی پڑے تو وہ ہرگز تکلیف میں نہیں ہوتا''۔ یعنی مشکلات اگر اللہ تعالیٰ کی خاطر آتی ہیں تو وہ اُس کو محسوس ہی نہیں کرتا ''بلکہ وہ دن اُس کے لئے بہشت کے دن ہوتے ہیں۔ خدا کے فرشتے ماں کی طرح اُسے گود میں لے لیتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد2 صفحہ 195۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اُن تکلیف کے دنوں میں اللہ تعالیٰ سے ایک خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے اور اس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ایسے شخصوں کو اپنی گود میں لے لو۔

پس یہ چند باتیں اُن نصائح میں سے مَیں نے بیان کی ہیں جو وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود نے ہمیں فرمائی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں، اپنی زندگیوں میں ایک ایسی تبدیلی پیدا کریں۔ جو خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والی ہو۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ جلسہ ہماری عملی، روحانی، دینی اور علمی حالتوں میں تبدیلی پیدا کرنے کے لئے منعقد ہوتا ہے۔ پس جلسے کے دنوں میں جلسے کے ماحول اور یہاں کی جانے والی تقریروں سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں اور ہر ایک اپنی حالتوں کے جائزے لے کہ کیا ہم وہ معیار حاصل کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود ہم سے چاہتے ہیں؟ تبھی ہم جلسہ میں شامل ہونے کا صحیح فائدہ اُٹھا سکتے ہیں اور اس کی برکات سے فیضیاب ہو سکتے ہیں ورنہ یہ بھی دنیاوی میلوں کی طرح کا ایک میلہ ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مقصد کے حصول کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک بات انتظامی لحاظ سے بھی میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہر شامل ہونے والے کو اپنے اردگرد ماحول میں بھی نظر رکھنی چاہئے۔ یہ جلسہ کے ماحول کی حفاظت کے لئے بھی ضروری ہے اور آپ کی حفاظت کے لئے بھی ضروری ہے۔ کارکنان کے لئے خاص طور پر یہ ہدایت یاد رکھیں کہ ڈیوٹیوں کے دوران بعض نمازوں کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ نمازوں کی ادائیگی کی طرف باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے اور جو ان کے نگران ہیں وہ اس طرف توجہ دیں اور اسی طرح جلسے کے دوران تمام احباب ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ دیں۔ یہی جلسے کا ایک بہت بڑا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❀............❀............❀

قرارداد تعزیت بروفات محترم چوہدری شبیر احمد صاحب

وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس بتاریخ 4/اگست 2012ء محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید کی وفات پر اپنے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب مورخہ 22جولائی 2012ء کو بعمر 95سال وفات پاگئے۔

آپ کے والد حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب اور والدہ دونوں حضرت مسیح موعود کے رفقاء تھے۔

آپ نے ابتدائی تعلیم سکاچ مشن مڈل سکول سیالکوٹ سے حاصل کی۔ 1931ء میں آپ کے والد صاحب نے آپ کو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں داخل کرا دیا۔ اس دوران آپ کو حضرت مصلح موعود کو بہت قریب سے دیکھنے، حضور کی دعاؤں سے مستفیض ہونے کے بیشمار مواقع حاصل ہوئے۔

1934ء میں آپ نے میٹرک کا امتحان تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے پاس کیا۔ تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کیلئے سیالکوٹ آ گئے جہاں مرے کالج سیالکوٹ سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ بی اے کرنے کے بعد آپ ایک سال قادیان میں آ کر رہے۔ اس عرصہ میں ایک ماہ کیلئے حضرت مولوی شیر علی صاحب کے دفتر میں ٹائپنگ کا کام کرنے کا موقع ملا۔

آپ نے 1944ء میں اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کر دیا تھا۔ جلسہ سالانہ 1950ء کے موقع پر حضرت مصلح موعود نے آپ کا انٹرویو لیا اور وقف منظور فرمایا۔ جس پر آپ اپنی ملازمت سے مئی 1951ء کو استعفیٰ دے کر ربوہ حاضر ہو گئے۔ آپ کی پہلی تقرری نائب وکیل المال اول کے طور پر ہوئی۔ پھر نائب وکیل المال ثانی بنایا گیا۔ 1960ء میں آپ کو وکیل المال اول کے عہدہ پر فائز کیا گیا اور آپ تادم وفات 52 سال تک اس شعبہ میں خدمات بجالاتے رہے۔ آپ کو چار خلفاء کے ساتھ کام کرنے کی سعادت ملی۔

آپ نے جماعتی ذیلی تنظیموں میں بھی بھرپور خدمت سرانجام دی۔ 1951ء میں سرزمین ربوہ میں پہلے معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر ہوئے۔ بطور مہتمم ایثار واستقلال اور اصلاح وارشاد بھی رہے۔ اسی طرح مجلس انصاراللہ کی مرکزی عاملہ میں قائد تحریک جدید، نائب صدر صف دوم اور کئی سال سے مجلس انصاراللہ پاکستان کے اراکین خصوصی میں شامل تھے۔ آپ نے مجلس کارپرداز کے ممبر اور قاضی سلسلہ کے طور پر بھی خدمت کی۔ ایوب دور میں ربوہ کے بی ڈی ممبر رہے اور ربوہ ریلوے سٹیشن پر صدر ایوب کا استقبال بحیثیت بی ڈی ممبر کیا۔ 1960ء میں آپ نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی بیگم صاحبہ کی طرف سے حج بدل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیرونی ممالک کے جماعتی دوروں کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ نے آسٹریلیا، سنگاپور، ماریشس، کینیا، یوگنڈا کے دورے کئے اسی طرح جلسہ سالانہ بنگلہ دیش اور کئی مرتبہ جلسہ سالانہ برطانیہ میں بھی شرکت فرمائی۔

شعبہ مال کی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ ایک علمی و ادبی شخصیت کے مالک تھے۔ جماعتی اخبارات و رسائل میں مضامین ونظمیں لکھنے کے علاوہ آپ نے کئی کتب بھی تصنیف کیں جن میں آپ کے منظوم مجموعہ ہائے کلام بھی شامل ہیں۔ ان کتب میں لمعات نور، سنبل وگل، پھول اور کانٹے، زمین کے کناروں تک اور خلفاء کرام کے ساتھ دلنشیں یادیں اہم ہیں۔ 1956ء تا 1991ء، 35سال دعوت الی اللہ اور تحریک جدید کے موضوعات پر آپ نے پروجیکٹر پر پاکستان میں مختلف جگہوں اور مواقع پر بیرون ممالک جماعت کی ترقیات پر مشتمل سلائیڈز دکھائیں اور ان کے تعارف پیش کئے۔ آپ کو نظام وصیت اور تحریک جدید کے پانچ ہزاری مجاہدین میں شامل ہونے کی توفیق عطا ہوئی۔

مکرم چوہدری صاحب ایک اچھے اور معروف شاعر تھے۔ آپ کی خوبصورت آواز، نرم گفتگو، شائستگی اور سخت محنت سے اپنے کام سرانجام دینا، ان سب باتوں کے مجموعہ سے آپ کی شخصیت بنتی تھی۔ آپ کی خدمات سلسلہ 61 سال کے عرصہ پر پھیلی ہوئی ہیں۔

آپ کی اہلیہ محترمہ سلمیٰ بیگم صاحبہ 14 جون 2001ء کو وفات پاگئی تھیں۔ ان سے آپ کا نکاح 1945ء میں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا ہے۔

ہم جملہ ممبران مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان و کارکنان اپنے اس ساتھی کے انتقال پرملال پر اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے بارگاہ ایزدی میں دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس دیرینہ خادم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

(سیکرٹری مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید ساٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کر سکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کے لئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆سالانہ چندہ -/2100روپے

☆ششماہی =/1050روپے

☆سہ ماہی =/525روپے

☆خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

شعبہ گائنی میں جدید ٹیکنالوجی کا استعمال

(فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شعبہ گائنی ہمیشہ کی طرح جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے مریضوں کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنے میں مصروف عمل ہے۔ اب مندرجہ ذیل سہولیات کی مدد سے مریضوں کے علاج میں مزید آسانی پیدا کی جا رہی ہے۔ واضح ہو کہ یہ سہولیات پاکستان کے صرف چند چوٹی کے ہسپتالوں میں موجود ہیں۔

☆) ہڈیوں کی مضبوطی معلوم کرنے کیلئے Bone Densitometer کا استعمال۔

☆) الٹرا ساؤنڈ کی جدید قسم Color Doppler کا استعمال۔

☆) رحم کے منہ کے کینسر کی تشخیص کیلئے Colposcopy کا استعمال۔

☆) مخصوص ایام میں خون کے زیادہ اخراج کو کم کرنے کیلئے Thermachoice یعنی بغیر آپریشن رحم نکالنے کا علاج۔

☆) بچہ دانی کے اندرونی دیواروں کا معائنہ کرنے کیلئے Hysteroscopy کا استعمال

☆) دوران زچگی بچے کے دل کی رفتار معلوم کرنے کیلئے CTG کی سہولت۔

☆) گائنی وارڈ اور لیبر وارڈ میں ہیپا ٹائٹس کے مریضوں کیلئے موثر طور پر علیحدہ انتظام۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعائتی قیمت 25ML =/140 روپے، 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی/لو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

خبریں

وزیراعظم کو 18 ستمبر تک کی مہلت

سپریم کورٹ نے این آر او کیس کی سماعت 18 ستمبر تک ملتوی کرتے ہوئے وزیراعظم کو دوبارہ طلب کر لیا۔ سپریم کورٹ میں این آر او کیس کی سماعت جسٹس آصف سعید کھوسہ کی سربراہی میں پانچ رکنی بنچ نے کی۔ وزیراعظم نے این آر او عملدرآمد کیس میں سپریم کورٹ سے درخواست کی تھی کہ انہیں دیا گیا شوکاز نوٹس واپس لے لیا جائے، یقین دہانی کراتا ہوں کہ اس مسئلے کا حل نکال لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 14 ستمبر تک چین میں ہوں گا اس لئے 16 ستمبر تک مہلت دیں۔ اس پر سپریم کورٹ نے 22 دن کیلئے سماعت ملتوی کرتے ہوئے وزیراعظم کو دوبارہ 18 ستمبر کو طلب کر لیا۔

درخواست دعا

- مکرم ڈاکٹر خالد یوسف صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ مکرمہ نذیراں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب شہید سابق امیر ضلع نواب شاہ دل اور شوگر کے عارضے کی وجہ سے گزشتہ تین یوم سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

- مکرم چوہدری یوسف صادق صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ طویل عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب 28۔اگست

طلوع فجر	4:14
طلوع آفتاب	5:39
زوال آفتاب	12:10
غروب آفتاب	6:40

نعمانی سیرپ
تیزابیت۔ خرابی ہاضمہ اور معدہ کی جلن کیلئے اکسیر ہے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں، رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات کا مرکز، بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

Free Seminar
Study in UK
(London & Birmingham Campus)
Without IELTS is also acceptable.
Part Time work Allowed
Meet Mr. Samuel Jackson-Royle
(International Recruitment Advisor)
and get on the spot admission.
Venue & Time
P.C Hotel Lahore
3rd September - Monday - Time 12:00 am to 6:30pm
67-C, Faisal Town, Lahore,
35162310/03314482511/0302-8411770
info@educationconcern.com
www.educationconcern.com
EC Education Concern

FR-10

موسم گرما کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
اب جانا ضروری ہے۔
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6214300

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
H2-278 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

البشیرز اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ 0300-4146148
نون شوروم چوک 047-6214510- 049-4423173

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاہد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
فون: 2632606-2642605

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

فینسی امپورٹڈ جیولری کا مرکز
کوہ نور جیولرز
بازار کلاں چوک صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: ظہیر احمد۔ تنویر احمد
0300-9613205, 052-4587020